Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱/ـ

۸ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ — یوم پنجشنبہ

جلد ۴۴/۹ | ۲۴ نبوت ۱۳۳۴ ہش - ۲۴ نومبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۲۳ نومبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

معاہدۂ بغداد کے ادارے کی تشکیل مکمل ہو گئی۔ تنظیمی ڈھانچہ تیار کر لیا گیا

مستقل کونسل اور فوجی سکریٹریٹ کے قیام کے متعلق اہم فیصلہ جات

بغداد ۲۳ نومبر - معاہدہ بغداد کے شریک ملکوں نے ادارے کی تشکیل کو آخری شکل دینے کے بعد بات چیت مکمل کر لی ہے۔ انہوں نے اس بات کا پھر عہد کیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن عوام کی فلاح و بہبود اور جارحانہ حملوں کی روک تھام کے مشترکہ مقاصد میں پورے پورے تعاون اور اشتراک عمل سے کام کریں گے۔ کونسل کا اجلاس دو روز تک جاری رہا جس میں مشرق وسطیٰ کے چار ملکوں کے وزرائے اعظم اور برطانوی وزیر خارجہ نے شرکت کی۔ ان دو دنوں میں کونسل کے چار اجلاس منعقد ہوئے ان میں سے تین خفیہ تھے۔ تنظیمی ڈھانچے کے متعلق انہوں نے جو فیصلے کئے ہیں، ان کے مطابق شریک ملکوں کی ایک مستقل کونسل ہوگی۔ جو وزرائے خارجہ پر مشتمل ہوگی۔ کونسل کے متعلق یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اس کا اجلاس تمام سال جاری ہے اور کسی وقت بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید کو کونسل کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ ایک سال کے بعد حروف تہجی کے اعتبار سے ہر ملک کو صدر بنایا جائے گا۔ پانچوں ملکوں کے چیفس آف سٹاف نے علیحدہ اجلاس کر کے معاہدے کی ایک فوجی تنظیم کا ڈھانچہ تیار کی۔ یہ تنظیم ادارہ بغداد کا شمالی اوقیانوس اور جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیموں سے رابطہ قائم کرے گی اس تنظیم کے تحت ایک فوجی کمیٹی کی بھی تشکیل کی گئی ہے۔ جو پانچوں ممبر ممالک کے چیفس آف سٹاف پر مشتمل ہوگی۔ کل رات کونسل کے اجلاس کے خاتمہ پر ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ پانچوں حکومتوں نے جنیوا کانفرنس کی روشنی میں عالمی صورت حال پر غور کرنے کے بعد یہ تہیہ کیا ہے۔ کہ مشترکہ مفادات کو جو خطرہ لاحق ہے۔ اس سے باخبر رہیں اور اس کے تدارک کے لئے ...

تھل اور مغربی پاکستان کے جنوبی ڈویژنوں میں قبائلیوں کی

آباد کاری کیلئے زمینوں کے بڑے بڑے قطعے مخصوص کر دیئے گئے

ڈیرہ غازی خان ۲۳ نومبر - تھل اور مغربی پاکستان کے جنوبی ڈویژنوں میں قبائلی باشندوں کی آباد کاری کے لئے زرعی زمینوں کے بڑے بڑے قطعے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت نے باقاعدہ ایک افسر مقرر کیا ہے جو آباد کاری کے کام میں ان کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائے گا۔ اس امر کا اعلان مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ محترم ڈاکٹر خان صاحب نے کل ٹونسہ کے مقام پر چھوٹو ملکوں کے ایک جرگے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا حکومت پاکستانی قبائلی باشندوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے مناسب قدم اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے افغانستان کی معاندانہ روش کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان ہر افغانستان کے بارے میں نرم پالیسی پر چل رہا ہے۔ وہاں کے لوگوں کو اب بھی پہلے کی طرح ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے میں بخل سے کام نہیں لے رہا۔ اس کا خیال ہے کہ افغانستان کے عوام کو وہاں کی حکمران ٹولی کی غلطیوں کا خمیازہ نہیں بھگتنا چاہیئے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے میراں شاہ میں بھی ایک جرگے سے خطاب کیا۔ اسی طرح قلات اور کوئٹہ ڈویژن میں بھی متعدد جرگے ہوئے ہیں جن میں افغانستان کی معاندانہ روش کی پرزور مذمت کی گئی ہے۔

شام کے ساتھ فوجی معاہدہ کرنے میں مشکلات

بیروت ۲۳ نومبر - لبنان کو شام کے ساتھ فوجی معاہدہ کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وزیر خزانہ امیر جمال شہاب احتجاج کے طور پر مستعفی ہو گئے ہیں۔ بعض دوسرے وزراء نے وزیر خزانہ کی حمایت کا اظہار کیا ہے

تیسری بار وزیر اعظم

ٹوکیو ۲۳ نومبر مسٹر ہتویاما کو تیسری بار وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ کل پارلیمنٹ نے ان کے حق میں اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا۔

"مناسب قدم اٹھانے کے لئے وہ آپس میں رابطہ قائم رکھیں گے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ تعاون سے کام لیں گے۔" پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی کونسل کا اجلاس ختم ہونے کے بعد آج کراچی واپس آ رہے ہیں۔ برطانوی وزیر خارجہ لنڈن واپس جاتے ہوئے آج بغداد سے بیروت پہنچیں گے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ نومبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت ابھی پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل دن بھر درد اور گھبراہٹ رہی۔ رات دوائی کے اثر کے تحت نیند آ گئی تھی۔ لیکن صبح سے پھر طبیعت کچھ خراب ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ و عاجل عطا فرمائے۔

آج کا دن

— ۲۳ نومبر ۱۹۵۵ء —

— آج کے دن ایک سو سال پیشتر آسٹریلوی اسٹیٹ وکٹوریہ کے آئین کا اعلان کیا گیا تھا۔

— آج کے دن ۱۸۱۵ء میں مرہٹہ پیشوا استھیا جی انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر دوستی کا معاہدہ کرنے پر مجبور ہوا تھا۔

— آج کے دن ۱۹۴۳ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران برلن پر ایسی خوفناک بمباری ہوئی کہ سارا شہر شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔

— آج کے دن ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ کی فوجوں نے شمالی کوریا میں جارحانہ کارروائی شروع کی تھی۔

— آج کے دن ۱۹۵۰ء میں سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کوٹ نجیب اللہ اور دوسرے دیہی علاقوں کو بجلی پہنچانے کے لئے مالاکنڈ بجلی گھر کا بٹن دبایا تھا۔

— آج کے دن ۱۹۵۲ء میں امریکی اور برطانوی سفارت خانوں پر عراقی عوام کے شدید پتھراؤ کے بعد جنرل نور الدین محمود کو عراق کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نومبر ۵۵ء

فساد فی الارض

موجودہ جمہوریت نے یہ اصول اسلام سے ہی لیا ہے۔ کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف مسلح بغاوت اور اس کا پراپیگنڈا ممنوع ہے۔ اسلام نے فساد فی الارض کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ اسے قتل سے بھی زیادہ شدید جرم بتایا ہے۔ قرآن کریم ایک جگہ نہیں بلکہ متواتر فرماتا ہے۔

الفتنۃ اشد من القتل

اس کی وجہ صاف ہے۔ معمولی قتل تو صرف ایک نفس کی جان لینے تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن فساد فی الارض سے سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں نفوس کے جان و مال برباد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جو شخص یا جماعت کسی ملک میں مسلح بغاوت اور فساد فی الارض خواہ کسی حالت میں بھی جائز قرار دیتی ہے۔ وہ شخص اور جماعت ایک ایسے گناہ اور جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جس سے بڑا گناہ اور جرم اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی نہیں ہے۔ پھر اسلام بلا وجہ کسی جان کے ضیاع کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جس نے کسی نفس واحد کو بھی بغیر حق کے قتل کیا۔ اس نے گویا تمام بنی نوع انسان کو قتل کر دیا۔ اس سے اندازہ فرمایئے۔ کہ مسلح بغاوت اور فساد فی الارض کتنا بڑا جرم اور گناہ بن جاتا ہے۔ یہاں بغیر حق کے یہ معنی نہیں کہ بغیر ایسے حق کے کہ جس کو قاتل حق سمجھتا ہے۔ بلکہ حق وہ ہے۔ جو شریعت اور الٰہی قانون کے مطابق بھی حق ہو۔ اور جس کو صرف ایک قائم شدہ حکومت کی عدالت ہی حق قرار دے سکتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی ایسے مجرم کو جس کو حق کے مطابق قتل کی سزا ملنی چاہیئے۔ اس کے جرم کا تعین بھی عدالت ہی بین شہادت کی بناء پر کر سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہر ایک انسان خود ہی فیصلہ کر لے۔ اور قانون اپنے ہاتھ میں لے لے۔ ایسی صورت میں تو یہ فساد فی الارض کے مترادف ہوگا۔ اور لاقانونی ہوگی۔ جس کے انسداد کے لئے ہی اسلام نے فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ شدید جرم قرار دیتا ہے۔

یہ امر کتنا افسوسناک اور اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ کہ مغربی جمہوریتیں تو اسلام کے اس عظیم الشان اصول پر بہت حد تک عمل کر رہی ہیں۔ اور شاید ہی کوئی ایسا واقعہ ان میں ہوا ہوگا کہ محض سیاسی اختلافات کی بناء پر مخالفین کی جان پر حملہ کیا جائے۔ مگر خود اسلامی ممالک میں بھی وہ لوگ جو دنیا میں

افسوسناک ہے کہ اسلام کے نام پر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہی ایسی باتوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ایران میں حال ہی میں جو ایران کے وزیر اعظم حسین اعلیٰ پر حملہ ہوا ہے۔ وہ فدایانِ اسلام پارٹی کے ایک رکن نے کیا ہے۔ اور اس نے اعتراف کیا ہے۔ کہ نواب صفوی جو فدایان اسلام کے امیر ہیں کے اشتعال پر اس نے ایسا کیا ہے۔

اس فدائی اسلام حملہ آور نے اپنے بیان میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اس نے ایسا "دفاعی پیکٹ" کی منسوخی اور برطانیہ۔ امریکہ اور روس کو ایران میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لئے کیا ہے۔ اب یہ مان لیا جائے۔ کہ یہ مقاصد نہایت اعلیٰ ہیں۔ اور ایرانیوں اور مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ پھر بھی کیا یہ دیکھنا ضروری نہیں تھا۔ کہ کم از کم اسلام میں کیا طریق کار جائز ہے۔ اور کیا طریق کار ممنوع ہے۔ خاصکر جبکہ فدایانِ اسلام کی جماعت اسلام کے نام پر کھڑی ہوئی ہے۔

مان لیجئے کہ یہ امور حسین اعلیٰ کی غلطی بلکہ ذاتی انتفاع کی اغراض سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر فدائیانِ اسلام پارٹی ان کا انسداد پُر امن طریق سے بھی کر سکتی تھی۔ اور خواہ اس کو فی الحال کامیابی نہ ہوتی۔ اگر وہ حق پر ہے۔ تو یقیناً کبھی نہ کبھی کامیابی ضرور ہوتی۔ اور اگر بالفرض نہ بھی ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ کے پاس ان کا اجر موجود تھا۔ ان کی جائز جدوجہد اس دنیا میں نہیں تو اگلی دنیا میں ان کے لئے ضرور اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں کا موجب بنتی۔ اور ایسا پھل لاتی۔ جو اس دنیا میں ان کو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور ایک مسلمان ایسا ایمان رکھنے کے بغیر مسلمان کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔

مگر ہُوا کیا خود اسی اسلام کے رو سے جس اسلام کے نام پر یہ جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ مظفر علی ذوالقدر نہ صرف خود گناہ اکبر کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ اپنے امیر اور اپنی جماعت کو بھی ساتھ ہی لے ڈوبا ہے۔

پھر اس دنیا کے لحاظ سے بھی دیکھا جائے۔ تو یہ فعل شنیع فدائیانِ اسلام کے مقصد حقیقی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ حسین اعلیٰ اگر وزیر اعظم ہے۔ تو اس کا مطلب صاف یہی ہے کہ ایک غالب طاقت اس کے پیچھے ہے۔ عقل کی بات ہے۔ کہ جس طاقت نے حسین اعلیٰ کو وزیر اعظم بنایا ہے۔ وہی طاقت اس کی جگہ اپنی مقاصد کی تکمیل کے لئے کسی دوسرے کو بھی کھڑا کر سکتی ہے۔

دوسری برائی محض اس دنیا کے لحاظ سے جو اس فعلِ شنیع کی ہے یہ ہے۔ کہ بالفرض فدائیانِ اسلام کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو جس طرح انہوں نے قتل و غارت اور فساد فی الارض کو جائز قرار دے کر اس کو اقتدار کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسی طرح دیگر پارٹیاں بھی انہیں گرانے کے لئے ان کے خلاف ایسے ہی ہتھیار جائز قرار دے کر اٹھ کھڑی ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح ملک کے امن کو برباد کر کے رکھ سکتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ضرور ملک میں طوائف الملوکی اور انارکی کا دور دورہ ہو جائے گا۔

یہی آخری وجہ معلوم ہوتی ہے جس کے لئے اسلام نے ایسی چیز کو اشد من القتل بتایا ہے اور جس کو ستم ظریفی ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات نے بری طرح بھلا رکھا ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی کھڑی ہوئی ہے۔ کتنی ستم ظریفی ہے۔ کہ وہ اپنے ذرائع حصول مقاصد میں فساد فی الارض کے لئے ضرور گنجائش رکھتی ہے خدا تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ لادینی طریق کار مسلمان مصلحین کو کہاں سے ہاتھ آیا ہے۔ کہ اس کے بغیر ان کی کوئی تحریک چل ہی نہیں سکتی۔ انڈونیشیا کی دار الاسلام پارٹی۔ پاکستان کی جماعت اسلامی پارٹی۔ ایران کی فدائیانِ اسلام پارٹی اور مصر کی اخوان المسلمین پارٹی کسی کو دیکھئے سبھی خدائی فوجداری کی د[illegible] رہی ہیں۔

اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تو خود فخر الانبیاء سرور کائنات خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یوں خطاب کرتا ہے۔ کہ

لست علیھم بمسیطر

یعنی تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں۔ اور کہ تو مبشر اور واعظ ہے۔ مگر مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں فرماتے ہیں کہ اسلامی جماعت

"مبشرین اور واعظین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔" (صفحہ ۲۸)

یہ شاید اس لئے کہ آپ اپنے نام ابو الاعلیٰ کی خصوصیت کی وجہ سے اپنے آپ کو قرآنی حکم کو بھی منسوخ کرنے کے مجاز سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی صاحب نے ایران کے وزیر اعظم مسٹر حسین اعلیٰ کو افسوس کا پیغام بھیجا ہے۔ کہ

"مجھے آپ پر اس شنیع حملہ کو سن کر بڑا صدمہ ہوا ہے۔ اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے آپ کو ایران کی مزید خدمت کے لئے سلامت رکھا۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے رفقاء کابینہ کی طرف سے آپ کے بچ نکلنے پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں ہم سب آپ کی زیادتی عمر اور مسرت ناک زندگی اور ملک کی مزید خدمت کرنے کی توفیق کے لئے دعا کرتے ہیں۔"

ہمیں یقین ہے۔ کہ یہ مبارکباد اور یہ دعا آپ کے دل سے نکلی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول کریگا۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلامی ممالک کو ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

شورمٹی بہار لائی ہے

بات ساری سنی سنائی ہے
اپنی آنکھوں سے ہم غریبوں کو
لوگ اٹھاتے ہیں انگلیاں ہم پر
لیلۃ القدر ڈھونڈنے والو!
روحِ انساں تمام تر ناسور
کس کے انفاسِ قدس کے صدقے
چشمے پھوٹے سیہ چٹانوں سے

دشمنوں نے یونہی اڑائی ہے
آکے دیکھو تو کیا برائی ہے
عاشقی ہے کہ جگ ہنسائی ہے
آج جاگو وہ رات آئی ہے
ابن مریم! تری دہائی ہے
زیست مُردوں میں کسمسائی ہے
شورمٹی بہار لائی ہے

ارض ربوہ میں ہے خدا نامید
ہم نے یہ بات آزمائی ہے

عبدالمنان ناہید

گوجرانوالہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مورخہ ۱۱ پ ۳ کو زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نعت رسول کے بعد جناب مولوی محمد حسین صاحب اور محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانے کی تلقین کی۔ غیر از جماعت احباب نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی۔ احقر عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت گوجرانوالہ۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں احمدی جماعتوں کی آٹھویں سالانہ کنونشن

ملک کے اطراف وجوانب سے اسلام کے پروانوں کا اجتماع

حقانیتِ اسلام پر تقاریر اور اشاعت اسلام کے لئے تجاویز

از مکرم سید جواد علی صاحب بی۔ اے سیکرٹری امریکہ مشن
— بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

(۳)

آخری اجلاس

تین بجے بعد دوپہر کنونیشن کے دوسرے دن کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ برادرم نورالحق صاحب انور قائمقام مبلغ انچارج نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ بشیر افضل صاحب آف نیویارک کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرمی رشید احمد صاحب امریکن پریذیڈنٹ جماعت سینٹ لوئیس مشن نے تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں اپنے قیام ربوہ کے واقعات بیان کئے۔ حضور سے ملاقات اور خلوص اور محبت کا اظہار عام لوگوں کے برادرانہ اور ہمدردانہ رویے کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور اپنے ذاتی تجربات سے احباب کو محظوظ کیا۔

آپ کے بعد خاکسار نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر شروع کی۔ حضور کی پیدائش، بچپن اور جوانی کے حالات۔ دعوئے نبوت اور مخالفت کے طوفان آپ کا دلیرانہ مقابلہ کی تفصیل بیان کی

مولوی نورالحق صاحب انور کی تقریر

آخر میں مکرمی نورالحق صاحب انور نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تقویٰ اللہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک انسان خداتعالےٰ کی محبت اور اس کا تقوےٰ اختیار نہ کرے۔ اس وقت تک یہ کہنا کہ فلاں آدمی مسلمان ہے چنداں فائدہ نہیں دے سکتا۔ خدا سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تقوےٰ اختیار کیا جائے۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات سے بعض اہم واقعات پر روشنی ڈالی اور تقوےٰ کی کئی مثالیں پیش کیں اور لوگوں کو صحیح مسلمان بننے اور خدا کا خوف اور اس کے احکام پر پوری طرح عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ پھر آپ نے بیان کیا کہ صرف یہی نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی لوگ خداتعالےٰ کا قرب حاصل کرسکتے تھے۔ اور تقوےٰ اور پرہیزگاری اب حاصل نہیں ہوسکتے۔ آپ نے فرمایا کہ خداتعالےٰ کے وہ انعامات انسان آج بھی حاصل کرسکتا ہے۔ جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں نے حاصل کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر جہاں مشرکانہ مذاہب کا رد کیا وہاں حقیقی اسلام کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ اور پھر ان لوگوں کے دلوں میں ایسی روح پھونک دی کہ انہوں نے اپنی زندگیوں کو ایسا پاکیزہ بنایا۔ کہ دیکھنے والے ان کے تقوےٰ کے قائل ہو گئے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے اب اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچا کر احمدیہ جماعت نے ہر ایک کے لئے یہ موقعہ پیدا کردیا ہے۔ کہ وہ اسلام کے اصولوں کو اپنا کر خداتعالےٰ کی توحید کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے بھیجے ہوئے احکام پر عمل کرکے خدا سے اپنا گہرا تعلق پیدا کرے۔ اب یہ ہم لوگوں پر منحصر ہے۔ کہ ہم خدا کے اس پیغام کو قبول کرکے مذاہب باطلہ کے مقابلہ پر اسلام کی خوبیوں اور اس کی حقیقی تعلیم کو اپنا کر دنیا میں ترقی کریں۔ اور اسلام کا جھنڈا ایک دفعہ پھر دنیا میں قائم کرکے دکھا دیں

کنونیشن کا اختتام

مکرمی مولوی نورالحق صاحب انور نے اپنی تقریر کے اختتام پر ایک لمبی دعا فرمائی۔ اور اس طرح ہماری یہ سالانہ کنونیشن ختم ہوگئی۔ سینکڑوں میلوں سے کاروں۔ لاریوں اور گاڑیوں پر آئے ہوئے احمدی احباب واپس جانے کے لئے اپنے دیگر احمدی بھائیوں سے گلے ملنے لگے۔ ایک دوسرے کو مبارکباد کا پیغام دیتے ہوئے اگلے سال کے لئے نیا پروگرام۔ نیا جذبہ۔ نیا ولولہ اور نیا جوش لے کر ہمارے یہ بھائی جدا ہوئے۔

درخواستِ دُعا

آخر میں مبلغین کرام مکرمی نورالحق صاحب انور۔ مکرمی عبدالشکور صاحب کنزے۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ اور مکرمی شکر الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنی ان تھک کوششوں سے اور متواتر محنت سے اس کنونیشن کو کامیاب بنانے میں ہماری خاطر خواہ مدد کی۔ ہم سینٹ لوئیس مشن کے ان ممبروں کے بھی بے حد ممنون ہیں جنہوں نے مہمانوں کی خاطر اپنے مکان خالی کردیئے۔ اور ان کو بہترین آسائش مہیا فرمائی۔ دن اور رات ان تھک محنت سے ہماری کنونیشن کو کامیاب بنانے میں دلچسپی سے حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ آخر میں ہم قارئین کرام سے امریکہ مشن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پرہیزگار انسان بن جاؤ۔ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں

"اے امیرو اور بادشاہو! اور دولت مندو! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔ جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راستباز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں۔ اور پھر اسی میں عمر بسر کرلیتے ہیں۔ اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا۔ اور خدا سے لاپرواہ ہے۔ اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے۔ جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کرلیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا۔ اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔"

(کشتی نوحؑ)

جرمنی میں وظیفہ پر ٹریننگ کا موقعہ

درخواستیں برائے وظائف ۱۲/۱۱/۵۵ تک بنام
Qaiser Murtaza
Under Secretary to
Govt of Pakistan
Ministry of Industries
Room No 112 ground
floor Multi-Storeyed
building Karachi

فیڈرل ری پبلک آف جرمنی ۲۵۰ ڈی ایم ماہوار کے وظائف ایک یا دو سال حسب ضرورت دے گی۔ کورس مارچ ۱۹۵۶ء میں شروع ہوگا پاس کرنے پر اعلےٰ ایم ایس سی ڈگری ملے گی۔ شرائط کرایہ آمد ورفت بذمہ امیدوار انجینئرنگ گریجوایٹ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سول لاہور ۲۱/۱۱/۵۵)

(ناظر تعلیم وتربیت)

شذرات

خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ

عہدِ ماضی میں اسلام کیونکر پھیلا؟

رسالہ "مولوی" دہلی کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ

"تاریخ شاہد ہے کہ جب اسلام ہندوستان میں وارد ہوا تو قوت بازو سے نہیں پھیلایا گیا بلکہ روحانی قوت سے پھیلا۔ اولیائے کرام نے اسلام کی حقیقی خوبیاں پیش کیں۔ غیر مسلموں نے کھرا کھوٹا پرکھا اور محض دین اسلام کی صداقت کی بنا پر حلقہ بگوش ہو گئے۔ ہندوستان کی طویل تاریخ اس قسم کی ہزاروں امثال پیش کر سکتی ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی اجمیر میں تشریف آوری کا واقعہ راجپوتانہ میں اسلام کا قیام اور لوگوں کا ان کے دست مبارک پر اسلام لانا تاریخ ہند کا ایسا روشن واقعہ ہے جو کسی بڑی سے بڑی مخالفانہ کوشش سے بھی نہیں جھٹلایا جا سکتا۔ اسی طرح کی اور بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ جہاں اسلام محض اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا۔"

(رسالہ "مولوی" دہلی جلد ۲۵ نمبر ا صفحہ ۱۹ تا ۲۰)

رسالہ "مولوی" کے اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ ماضی میں اسلام اپنے دلکش محاسن سے پھیلا اور غیر مسلم "محض دین اسلام کی صداقت کی بنا پر حلقہ بگوش ہو گئے" اس حقیقت کے ہوتے ہوئے آج جبر و تشدد کے حامی اور بزور طاقت و شمشیر اسلام کو پھیلانے در غالب کر دکھانے کے مدعی اصحاب کو سوچنا چاہیئے کہ جب کہ عہد ماضی میں اسلام نے اپنی بے نظیر خوبیوں سے لاکھوں بھولے بھٹکے انسانوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اور اسے اپنی اشاعت کے لئے کبھی اور کسی زمانہ میں بھی تلوار کی ضرورت نہ پڑی تو کیا آج ہی (نعوذ باللہ) اسلام اپنے کمالات و محاسن سے بالکل تہیدست ہو بیٹھا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی روحانی طاقت باقی نہیں رہی کہ جس سے غیر مسلم قومیں اس کی طرف کھنچی چلی آئیں۔ اور اسے تیر و تفنگ اور شمشیر و سنان کا اپنی اشاعت و ترقی کے لئے محتاج ہونا پڑا

اس قسم کا عقیدہ و خیال یقیناً قرآن کریم و احادیث صحیحہ سے عدم توجہی کا نتیجہ ہے ورنہ ایک ایسا انسان جس نے اسلامی لٹریچر کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اس کا یہ عقیدہ نہیں ہو سکتا۔

جب عہد نبوی اور خلافت راشدہ اور بعد کے دیگر کئی زمانوں میں اسلام نے اپنی ذاتی خوبیوں سے لاکھوں بلکہ اربوں ابنائے آدم کو تاریکی و ظلمت کی غار سے نکال کر توحید کے نور سے منور کر دیا۔ اور اس کی امثلہ تاریخ کے اوراق میں بہت سی ملتی ہیں۔ تو آج مسلمان اگر اپنے دلوں میں تبلیغ اسلام کی سچی تڑپ اور ولولہ پیدا کریں اور دنیا کے مختلف ممالک میں دیوانہ وار نکل جائیں تو کیا گذشتہ کی طرح اس زمانہ میں بھی اسلام اپنی شان و شوکت نہیں دکھا سکتا؟ دکھا سکتا ہے اور یقیناً دکھا سکتا ہے۔

کیا عذاب جہنم غیر منقطع ہے؟

مولانا احمد علی صاحب (سابق پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور) اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔

"حدیث میں ہے کہ ایک شخص ہزار سال دوزخ میں رہے گا۔ پھر کہے گا یا حنان یا منان حق تعالے جبریل سے کہے گا کہ جا میرے بندے کو بلا لا وہ بلا لائے گا۔ تو کہے گا کہ اے میرے بندے تو نے میری دوزخ کو کیسے پایا کہے گا کہ الٰہی بہت ہی بری جگہ ہے۔ حکم ہوگا کہ پھر اس کو دوزخ کی طرف لے جاؤ جب لے جائیں گے تو پیچھے مڑ کر دیکھے گا خدا تعالے کہے گا کہ جاؤ اس کو بہشت میں لے جاؤ۔"

(رسالہ "الھدیٰ" لاہور جلد ا نمبر ۳ صفحہ ۱۳)

اسی طرح "خزینۂ معرفت" (مؤلفہ مولوی صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی) میں لکھا ہے کہ

"ایک دوزخ تو وہ ہے۔ جو ہم اس دنیا سے تیار کر کے لے گئے۔ اور دوسرا اس کا تکلیف دہ علاج ہماری طہارت اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے ایک گناہگار کا دوزخی بن جانا اس کی اپنی گناہ آلودہ زندگی کا تقاضا ہے اور دوزخ تو اس کے لئے شفیق مادر کی طرح ہے۔ جو اپنے بچے کے نازک بدن کو زخموں اور پھوڑا پھنسیوں سے پاک کرنے کے لئے سرجن کے دردناک چاقو کے نیچے رکھ دیتی ہے۔ چنانچہ ایک اور موقعہ پر قرآن کریم دوزخ کو ماں کہہ کے پکارتا ہے۔ جیسے کہ لکھا ہے "وَ اُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ" یعنی دوزخ گنہگاروں کی ماں ہے۔ انسان نے جس عالم کو دیکھا نہ ہو اس کا بیان کرنا یا اسکو سمجھ لینا یا نہ دیکھی ہوئی چیزوں کو ذہن میں لے آنا محالات سے ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں تشبیہات اور تمثیلات اور استعارات سے کام لینا پڑتا ہے۔ دوزخ یا بہشت کا عالم ایک آنیوالا عالم ہے اس کی کیفیات ہمارے ذہن میں آنی مشکلات سے ہیں ان کی تشریح بھی اگر ہو سکتی ہے تو استعارات سے ہی ہو سکتی ہے۔ اسلئے قرآن کریم نے دوزخ کا اسی طور پر ذکر کیا ہے کہ اسلامی دوزخ کا علاج خانہ ہونا اسلئے بھی ثابت ہے کہ ایک زمانہ دوزخ پر وہ آئیگا۔ جب اس میں کوئی انسان نہ ہوگا۔ یہ وہ دوزخ نہیں جسمیں بقول عیسائیوں کے ہمیشہ کا رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب اسمیں کوئی انسان نہ ہوگا۔ اگر یہ علاج خانہ ہے تو ضرور ہے کہ اس پر ایک دن ایسا آوے کہ مریض صحت پا کر اس سے نکلیں۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد نسیم الصبا تحرک ابوابھا یعنی ایکدن دوزخ پر وہ آئے گا کہ جب اسکی آگ سرد ہو جائے گی۔ اور اس کے دروازے کھٹکھٹائے جائیں گے۔ یعنی اس میں کوئی نہ ہوگا۔" (خزینہ معرفت صفحہ ۲۸، ۲۸۱ مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس ہنر کلر روڈ لاہور)

اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ اکثر مسلمان علماء کا یہ عقیدہ تھا کہ عذاب جہنم دائمی ہے اور غیر منقطع ہے۔ لیکن اب یہ جماعت احمدیہ کے دلائل سے متاثر ہوکر ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ اور یہ بات صد درجہ خوشکن اور ایمان افروز ہے۔

وہ لوگ جن کا یہ عقیدہ ہے کہ جو انسان دوزخ میں ڈالا گیا۔ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہی اسی میں پڑا رہے گا۔ انہیں ان حقائق کی طرف غور کرنا چاہیئے کہ جبکہ انسانی پیدائش کا مقصد ہی خدا کو پانا ہے اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان کبھی بھی اپنی پیدائش کے مقصد کو نہ پا سکے۔ تو اس صورت میں پھر تو انسانی پیدائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے لیکن اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ بعد از سزا انسان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ تو یہی صورت انسان کو اپنے مقصود زندگی کے حاصل کرنے کا باعث ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی غور کرنے والی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو محدود زندگی دی ہے اس محدود زندگی میں جب اس سے محدود گناہ اور بدیاں سرزد ہوتی ہیں تو اگر اسکے محدود گناہوں کی سزا غیر محدود عرصہ تک خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان کو ملے تو اس کے تو صاف معنی یہ ہوں گے کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک (نعوذ باللہ) عدل و انصاف کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ کیونکہ انسانی گناہ تو محدود تھے لیکن خدا تعالےٰ نے انسان کو جہنم کی سزا جو دی تو وہ غیر محدود اور غیر منقطع ہے

پس اول الذکر حدیث اور کتاب "خزینۂ معرفت" میں جس عقیدہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہی درست اور معقول عقیدہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ اسی عقیدہ پر قائم ہے۔

اظہار خیالات کی آزادی کا حق

قاضی محمد سلیمان صاحب سلیمان منصورپوری اپنے خطبہ صدارت (جو کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس منعقدہ ۳۰ مارچ ۱۹۲۸ء کو پڑھا گیا) میں فرماتے ہیں کہ

"میں کہتا ہوں کہ ہر ایک جماعت ہر ایک فرقہ ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کے متعلق جو بدگمانیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کے ازالہ میں سعی کرے اس سے بدگمانی کا انسداد ہوتا ہے اور ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً کی حقیقت جلوہ گر ہوتی ہے۔ بدگمان کو پشیمان ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور جو لوگ نیک نیتی سے بدگمانی میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں وہ انتباہ اور صحیح اطلاع کے بعد غیبت و بہتان سے بچ جاتے ہیں"

(خطبات سلیمان صفحہ ۱۳۲)

جبر و تشدد کا پرچار کرنے والے

(باقی صفحہ ۴ پر)

مجلس انصار اللہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے بعض اہم کوائف

نماز تہجد اور دعاؤں کا غیر معمولی التزام۔ قرآن پاک اور احادیث نبویہ کا درس مجلس شوریٰ کے اہم فیصلے

طعام و رہائش کا قابل تعریف انتظام

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پروگرام میں تزکیہ نفس اور تربیت کے پہلو کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا تھا۔ علاوہ ازیں ان ایام کو انصار نے خاص طور پر عبادتوں اور اسلام کے غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کے لئے غیر معمولی دعاؤں میں گذارا۔ یہی وجہ ہے کہ اجتماع پر اول سے آخر تک ایک پُر کیف روحانی فضا چھائی رہی۔

تقاریر اور مجلس کے مستقبل کے متعلق اہم فیصلوں کے علاوہ نمائندگان کی رہائش و خوراک وغیرہ کے انتظامات کے لحاظ سے بھی یہ اجتماع بہت کامیاب تھا۔ اور بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس میں ایک نئی زندگی اور روح پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

غیر معمولی دعائیں اور عبادتیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کہ انصار نے اجتماع کے ایام غیر معمولی طور پر دعاؤں اور عبادتوں میں گزارے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ۲۰ نومبر کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے انصار کی ان دعاؤں اور پھر ان کی غیر معمولی قبولیت کا ذکر فرمایا۔

انصار اجتماع کے دوران میں باقاعدہ نماز تہجد ادا کرتے اور خشوع و خضوع کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہے نماز باجماعت کے سلسلے میں اس امر کا التزام کیا گیا تھا۔ کہ حاضر الوقت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے قدیم ترین صحابی کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ چنانچہ پہلے دن نماز مغرب و عشاء محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے پڑھائی اور دوسرے دن نماز ظہر و عصر میں محترم چوہدری فتح محمدؐ صاحب سیال ایم۔اے نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔

قرآن پاک اور احادیث نبویہ کے درس

ہر اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوتا تھا۔ چنانچہ مکرم مولوی تاج دین صاحب مکرم مولوی احمدؐ خاں صاحب نسیم نائب قائد شعبۂ تبلیغ اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب نائب قائد شعبۂ تعلیم و تربیت نے مختلف اجلاسوں میں قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ علاوہ ازیں قرآن مجید اور احادیث نبویہؐ کا درس بھی دیا جاتا رہا۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بابرکت ذکر بار بار اجتماع میں بلند ہوتا۔ پھر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا۔ جس کے ذریعہ قرآنی حقائق و معارف۔ اسلام کی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بلند و بالا درجات واضح ہوتے اور روح پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ تقاریر کے موضوع بھی زیادہ تر ایسے مقرر کئے گئے تھے۔ جن سے نفس کی اصلاح اور قلوب کا تزکیہ ہو۔ اور اس زمانہ میں اسلام ہم سے جو تقاضے کرتا ہے۔ وہ پورے ہوں۔ پھر وقتاً فوقتاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو اور فارسی کا منظوم کلام بھی اجلاسوں کے دوران پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔ اجتماع کے پہلے اجلاس میں جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت نماز تہجد ادا پڑھنے اور کثرت سے دعائیں اور استخارہ کرنے والے انصار کے اعداد و شمار جمع کئے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی نمایاں اکثریت ان امور کی پابندی اور التزام کرنے والی پائی گئی۔ الحمد للہ۔

خاص روحانی ماحول

نیز اجلاسوں کا پروگرام اور اجلاسوں کے علاوہ دیگر اوقات میں انصار کی پرسوز عبادتوں اور دعاؤں نے ایک خاص روحانی ماحول اجتماع میں پیدا کر دیا تھا۔ اور انصار اجتماع کے اختتام پر یہ عزم لے کر اٹھے۔ کہ وہ اپنی مجلس میں اب ایک نئی روح پیدا کر کے دم لیں گے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روحانی طور پر جس بلند مقام پر انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہاں تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

طعام و رہائش کا انتظام

ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے والے نمائندگان کی رہائش اور طعام کا انتظام فضل عمر ہوسٹل میں ہی کیا گیا تھا۔ اور یہ انتظام ہر لحاظ سے کامیاب اور تسلی بخش تھا۔ سونے کے لئے چارپائیوں کا انتظام تھا۔ صبح تمام مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا جاتا۔ دوپہر اور شام کو ہوسٹل میں ہی کھانے کا انتظام ہوتا تھا۔

حاضری

مجلس انصار اللہ کا یہ پہلا سالانہ اجلاس تھا۔ اور سیلاب کی وجہ سے بھی انصار کے آنے میں مشکلات حائل تھیں۔ اور نہایت تنگ وقت میں اجلاس کی تاریخوں کی اطلاع بیرونی مجالس تک پہنچیں۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۶ بیرونی مجالس نے اس میں شرکت کی۔ انصار اللہ کی مجلس شوریٰ میں ۹۲ نمائندگان شامل ہوئے۔ زائرین کی تعداد ۳۲۳ تھی۔

مجلس شوریٰ کے فیصلے

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی ایک خاص شق مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا۔ جس میں مجلس کا لائحہ عمل۔ اس کی تنظیم اور پروگرام سے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ مجلس کی آئندہ ترقی کے اعتبار سے اہم نتائج کے حامل ہوں گے۔

مجلس شوریٰ کے دو اجلاس ہوئے۔ ایک ۱۸ نومبر کو بعد نماز مغرب و عشا منعقد ہوا۔ اور دوسرا اگلے دن صبح ہوا۔ دونوں اجلاس قریباً دو دو گھنٹے جاری رہے۔ شوریٰ نے مندرجہ ذیل فیصلے کئے:۔

(۱) مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجلاس ہر سال ۱۰ اکتوبر کے بعد کسی جمعہ اور ہفتہ کو دو دن کے لئے منعقد ہوا کرے۔ آئندہ اجتماع کی تاریخیں وہ نہ ہوا کریں۔ جو مجلس خدام الاحمدیہ اپنے اجتماع کے لئے مقرر کرے

(۲) آئندہ سالانہ اجتماع میں بیرونی مجالس کے نمائندگان کے علاوہ ربوہ۔ احمد نگر اور چنیوٹ کے تمام اراکین (سوائے معذوروں کے) بطور زائر لازمی طور پر شریک ہوا کریں۔

(۳) مجلس انصار اللہ کے قواعد و ضوابط اور لائحہ عمل پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا گیا۔ جو علاوہ محترم نائب صدر صاحب کے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگا۔

مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے۔ نمائندہ لائل پور۔ نمائندہ سیالکوٹ۔ نمائندہ گجرات۔ نمائندہ لاہور۔

(۴) تمام مجالس اپنے اراکین کے سال نو کے چندہ کا بجٹ باقاعدہ مشخص کر کے ہر سال ۳۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ (انصار اللہ کا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہوا کرے گا)

(۵) دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تعمیر کے لئے تین سال میں بیس ہزار روپیہ بطور چندہ اس طریق سے جمع کیا جائے۔ کہ ہر رکن کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ دے۔ ہر مجلس کے ذمہ تعداد کے لحاظ سے ایک رقم ڈال دی جائے۔ جسے پورا کرنے کی وہ ذمہ دار ہو۔

(۶) سالانہ اجلاس کے اخراجات کے لئے ہر رکن اپنے ماہوار چندہ کے علاوہ دو جو نصف پائی فی روپیہ ہے (بشرطیکہ دو آنے سے کم نہ ہو) ایک آنہ ماہوار چندہ ادا کرے۔

(۷) انصار اللہ کا ضلع وار نظام قائم کیا جائے زعیم ضلع کے ساتھ ایک نائب زعیم ضلع لازمی طور پر ایسا مقرر کیا جائے۔ جو ۴۰ اور ۵۰ سال کے درمیان عمر کا ہو۔

(۸) تعلیمی لحاظ سے انصار اللہ کے تین حصے کر کے ان کی استعداد کے مطابق دینی نصاب تجویز کیا جائے۔ (بعد ازاں ان کے امتحان کے لئے سکیم تجویز ہو گی)

(۹) انصار اللہ کے لئے بھی کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ششماہی امتحان دینے کا انتظام کیا جائے۔

تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں براہ راست وعدہ کرنیوالے

مجاہدین کی شاندار قربانیاں

ذیل میں ایک فہرست ان مجاہدین تحریک جدید کی شائع کی جا رہی ہے جو براہ راست تحریک جدید کا چندہ ادا فرماتے ہیں اور ان کے یہ وعدے خدا کے فضل و کرم سے گزشتہ سال کے مقابلہ میں اضافہ سے ہیں۔ جماعتوں کے احباب کرام کو بھی اپنے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور خصوصاً دفتر دوم کے ان مجاہدوں کو جن کے وعدے ان کی آمد کے لحاظ سے کم ہیں وہ اپنے وعدوں میں اس سال کے وعدوں میں نمایاں اور شاندار اضافہ کر کے حتی الوسع وعدوں کو ڈیوڑھا بلکہ دوگنا کریں اور جن کو توفیق نہ ہو وہ اپنے وعدوں کے ساتھ اپنے دوست یا کسی رشتہ دار کو تحریک جدید میں شامل کر کے ثواب لیں، اور اس طرح ان کی جماعت بہ حیثیت جماعت ڈیوڑھا کر دے۔ فہرست یہ ہے۔

نام	رقم
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	۱۰۳۶۴/-
سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت اقدس	۱۰۱/-
خاکسار چودھری برکت علی خاں وکیل المال	۸۳/-
ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب منٹگمری	۱۰۵۰/-
مرزا محمد یعقوب صاحب واقف	۵۲/-
چودھری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال	۱۱۷/-
عبدالحق صاحب شاکر	۱۴/-
چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ	۱۷۸/-
مولوی نورالحق صاحب منیر واقف	۳۲/-
قریشی نورالحق صاحب تنویر	۲۰/-
مولوی علی احمد صاحب بھاگلپوری	۵۰/-
صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی	۲۳/-
میاں محمد رمضان صاحب دفتری	۷۴/-
خواجہ عبیداللہ صاحب پنشنر	۱۸۶/-
ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب	۸۸۶/-
مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی	۱۵۰/-
پیر ڈ منیر محبوب عالم صاحب خالد	۸۶/-
حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب	۷۲/-
صاحبزادی بیگم میاں منصور احمد صاحب	۱۱۰/-
صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ	۳۳/-
لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ	۱۵۹/-
قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال ثانی	۱۲۳/-
سید مسعود احمد صاحب ربوہ	۳۶/-
عبدالسلام صاحب زرگر چنیوٹ	۲۸/-
سردار کرم داد خاں صاحب سرگودھا	۲۲/-
ملک ولایت خاں صاحب آڈیٹر تحریک جدید	۴۶/-
سید سردار حسین شاہ صاحب	۱۲۸/-
ڈاکٹر محمد بخش صاحب رسول نگر	۲۰/-
خان بہادر نعمت خانصاحب پنشنر سشن جج	۳۵۰/-
مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری	۲۸/-
سردار بشیر احمد صاحب ڈی۔ سی جہلم	۳۰۵/-
عاشق محمد خاں صاحب چک ۵۶ گ ب	۴۶/-
اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم	۴۰/-
والدہ سمیع اللہ صاحب بہلول پور	۸/-
سردار خاں صاحب موہنگی	۴/-
مرزا نذیر حسین صاحب لاہور	۳۰/-
میجر عزیز احمد صاحب معہ اہلیہ	۵۸۹/-
میجر عزیز احمد صاحب لورالائی	۶۰/-

نام	رقم
منشی عبدالسمیع صاحب پشاور	۲۰/-
محمد خانصاحب کرسال	۲۵/-
سومبر خانصاحب سندھ	۷۰/-
پیر عبدالحمید صاحب	۱۱/-
سید عبدالغنی شاہ صاحب مٹھا ٹوانہ	۵۵/-
میجر عبدالرحمٰن صاحب نوشہرہ	۳۰۰/-
صوبیدار عبدالغنی صاحب کاکول	۱۲۰/-
ملک رسول بخش صاحب معہ اہلیہ	۲۹/-
منشی عبدالحق صاحب دارالصدر	۲۵/-
مرزا نذیر علی صاحب معہ اہلیہ	۱۵/-
ڈاکٹر گوہر الدین صاحب نزدکہ	۳۰۰/-
چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ	۵۲/-
مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب	۳۰/-
بابو کرامت اللہ صاحب کلرک تعلیم و تربیت	۳۱/-
صوبیدار مرزا محمد خانصاحب محلہ دارالرحمت	۳۰۰/-
مرزا عبدالمجید صاحب محلہ دارالرحمت	۴۶/-
صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ	۱۲/-
ایک دوست جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے	۲۰۰۰/-
خواجہ عبدالمنان صاحب راولپنڈی	۴۰/-
ملک عبدالرؤف صاحب نوشہرہ	۱۵۷/-
حکیم مرزا احمد صاحب ٹنڈو غلام نبی	۱۳/-
صوفی محمد رفیع صاحب سکھر	۲۳۴/-
میاں احمد الدین صاحب کھیوڑہ	۱۸۰/-
کیپٹن ملک ستار بخش صاحب	۳۴۰/-
ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب نلانہ	۱۰۰/-
شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی	۸۲/-
حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حسین لاہور	۵۲/-

"یاد رکھو! سابقون کے معنی میرے نزدیک یہ ہیں کہ جس نے سنا اور ہفتہ کے اندر اندر لبیک کہہ دیا۔ رقم دیدی یا وعدہ کر دیا یا وہ جنہوں نے حکم سنتے ہی دوسری خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔"

پس براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اور جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری تحریک جدید، خدام الاحمدیہ سیکرٹری مال اور عام اثر و رسوخ احباب اپنی جماعت کے وعدوں کی فہرستیں تیار کر کے دفتر (م) وکیل المال تحریک جدید میں حضور کے پیش کرنے کے لئے ارسال فرمائیں یا حضور کی خدمت میں براہ راست فہرست بھیج کر دفتر کو اطلاع فرمائیں اور دفتر وکیل المال تحریک جدید سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظوری فہرست کا انتظار فرمائیں۔ دفتر انشاء اللہ العزیز فہرست حضور ایدہ اللہ سے منظور ہونے پر فوری اطلاع کرتا ہے اور کر دے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی

حسب سابق امسال بھی مجلس اطفال الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں بروز اتوار منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ کراچی چودھری عبداللہ خانصاحب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مربی اعلیٰ چودھری احمد جان صاحب کی معیت میں عہد نامہ دہرایا گیا۔ نسیم احمد صاحب ولد خانصاحب محمد شفیع خاں صاحب پریذیڈنٹ حلقہ گولیمار نے کلام محمود میں سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

صاحب صدر نے جلسہ کا افتتاح فرمایا اور بچوں کو بہت قیمتی نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد امیر صاحب نے باقی کارروائی کو مربی اعلیٰ کی صدارت میں جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ انہیں ایک ضروری کام کے سلسلہ میں جانا تھا — اس کے بعد مختلف مقابلہ جات ہوئے اور بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے

نوٹ:۔ ترجمہ قرآن کریم کے متعلق کئی سال سے امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چودھری عبداللہ خانصاحب نقدی کی صورت میں بچوں کو انعام دیا کرتے ہیں۔ سو اس سال بھی بچوں کی حوصلہ افزائی کا یہ نیک نمونہ دکھاتے ہوئے آپ نے اپنی جیب سے ترجمہ قرآن کریم میں اوّل کو دس روپے۔ دوم کو آٹھ روپے۔ سوم کو چھ روپے چہارم کو تین روپے اور پنجم کو دو روپے عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ مجلس کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ نے ہر سال ہر طرح کی سہولت اور شفقت کا ثبوت دیا ہے اللھم زدفزد

علاوہ ازیں اور بہت سے دوستوں نے اعزازی انعامات اور دوسرے ذرائع سے مجلس کی اعانت اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ ہم ان سب کے تہ دل سے شکر گذار ہیں۔

تین بچوں کو جنہوں نے سب سے زیادہ تعداد میں انعامات حاصل کئے تھے۔ علاوہ دوسرے انعامات کے ایک ایک اعزازی انعام دیا گیا۔ وہ تین بچے یہ ہیں (۱) محمد اکرم خاں ولد چودھری فیض عالم خانصاحب۔ (۲) عبدالحلیم ولد چودھری عبدالمجید صاحب (۳) مظفر احمد ولد شیخ ضیاء الحق صاحب۔

چودھری فیض عالم خاں مربی اطفال الاحمدیہ کراچی

مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان کا گمشدہ بچہ

ضروری اعلان

"حمید الدین ابن ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان جو کہ تعلیم کے لئے آیا ہوا تھا۔ ۱۶ نومبر ۵۵ء سے مفقود الخبر ہے۔ اس کا قد ۴ فٹ۔ پتلا جسم۔ گندمی رنگ۔ باریک نقش۔ ماتھا تنگ ناک اور ٹھوڑی نقوش میں سے نمایاں ہیں۔ ٹھوڑی کے بائیں طرف داد کا نشان ہے۔ نیوی بلو رنگ کا سویٹر نیلے کا کھدر کا پاجامہ اور پاؤں میں کالی چپل۔ بٹالہ مسلم ہائی سکول میں آٹھویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں یا پہنچا دیں۔ آنے جانے کے خرچ کے علاوہ مبلغ دس روپے پیش خدمت کئے جائیں گے۔

المعلن عبدالحق ناصر مسجد احمدیہ منٹگمری

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا چھوٹا بچہ عبدالواسع احمد سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے — بیگم ڈاکٹر عبدالحمید چیف میڈیکل آفیسر چھانگا مانگا

(۲) میرے خلاف مخالفین نے مقدمہ کیا ہوا ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم عبدالغنی بستی شادی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں

(۳) میرے بھائی محمد سلیمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ بعارضہ ضعف قلب بیمار ہیں۔ دل کی کمزوری کے دورے بار بار پڑتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حکیم عبدالرحمٰن شمسی شورکوٹ

(۴) میں عرصہ تقریباً اٹھارہ بیس سال سے بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (ولی محمد)

(۵) میرے بڑے بھائی محمد شریف صاحب (سابق پھروچی حال گھسیٹ پورہ) فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں باعزت بری فرمائے۔ آمین

محمد نذیر گھسیٹ پورہ ضلع لاہور

(بقیہ صفحہ ۲)

شذرات

ٹھنڈے دل سے قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کے مندرجہ بالا بیان پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ کیا قاضی صاحب ان سے قرآن و حدیث کا کم علم رکھتے تھے۔ کہ جو ہر شخص کو حق دے رہے ہیں کہ وہ آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے

قابل توجہ امر

مولوی محمد منظور صاحب نعمانی مدیر رسالہ "الفرقان" لکھنؤ رقمطراز ہیں کہ

"امت اس وقت اس حال میں ہے کہ اس کا کوئی طبقہ بھی ایسا نہیں ہے۔ جو غلطیوں اور کمزوریوں سے خالی ہو۔ اسلئے غلطیوں اور کمزوریوں کو اچھالنے اور اصلاح کے لئے تنقید کا طریقہ اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر طبقہ اپنی اصلاح کی بجائے جوابی اور جوابی حملوں ہی میں لگا رہے گا۔ اس سے امت میں اختلاف اور بُعد اور ایک دوسرے کی تحقیر و تذلیل کا رواج تو بڑھے گا۔ اور سوائے حظِ نفس کے اس کے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔"

("الفرقان" لکھنؤ جلد ۲۰ نمبر ۳ تا ۵ صفحہ ۱۱)

جس امر کو مندرجہ بالا سطور میں مدیر صاحب رسالہ "الفرقان" نے بیان کیا ہے۔ واقعی ایسا امر ہے۔ جس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلمان آپس کے اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے بجائے ایک دوسرے میں کیڑے نکالنے کے باہمی اتحاد و اتفاق اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے عملی قدم اٹھائیں تو آئے دن باہمی چپقلش کے نتیجہ میں جو فتنہ و فساد رونما ہوتا ہے اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ غلط پروپیگنڈا کی صورت میں ملکی فضا مکدر ہوتی ہے۔ وہ دور ہو کر مسلمان بحیثیت قوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے دماغی عارضہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ مرض بہت پرانا ہو گیا ہے۔ جس وجہ سے والدہ محترمہ کے علاوہ افراد خانہ بھی سخت پریشانی اور تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

کرامت اللہ ابن۔ ولایت حسین صاحب دوکاندار ربوہ

ایک کروڑ چینی مسلمانوں کی طرف سے فرانسیسی مظالم کی پُر زور مذمت

شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی سے چینی مسلمانوں کی حمایت

لنڈن ۲۲ نومبر۔ جدید چائنا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ چین کے ایک کروڑ مسلمانوں کے رہنماؤں نے شمالی افریقہ اور دوسری نو آبادیوں کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

چائنا اسلامک ایسوسی ایشن کے دوسرے سالانہ اجلاس میں ان مسلم رہنماؤں نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ آنحضرت کی تعلیمات کے مطابق تمام بنی نوع انسان مساوات امن اور آزادی کے اصولوں پر کام کریں۔ قرارداد میں نو آبادیاتی نظام کی پرزور مذمت کی گئی ہے اور شمالی افریقہ اور دوسرے عرب ممالک میں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ قرارداد میں ان کی بھی سخت مذمت کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ شمالی افریقہ اور دوسرے عرب ممالک کے مسلمان نو آبادیاتی نظام کے خلاف اپنی آزادی کے لئے جو جنگ لڑ رہے ہیں انہیں چین کے ایک کروڑ مسلمانوں کی پوری ہمدردی حاصل ہے اور انہیں ان کی پوری حمایت حاصل ہے۔

چائنا اسلامک ایسوسی ایشن کا اجلاس گیارہ روز ہوتا رہا جس میں چین کے دُور دُور کے صوبوں کے ۱۴۸ علماء کرام نے شرکت کی۔

سلطان یوسف عراق جائیں گے

بغداد ۲۲ نومبر۔ شاہ مراکش سید محمد بن یوسف نے عراقی ولی عہد شہزادہ امیر عبد اللہ کی دعوت پر بغداد جانا منظور کر لیا ہے۔ دو سال فرانس میں جلا وطن رہ کر شاہ مراکش واپس آئے ہیں۔ امیر عبد اللہ ان کی واپسی پر مبارکباد دینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اور آج ہی بغداد واپس آئے ہیں۔

کراچی میں دماغی امراض کا ہسپتال

کراچی ۲۲ نومبر۔ پتہ چلا ہے کہ کراچی میں ایک دماغی امراض کا ہسپتال اگلے ماہ کے وسط میں تعمیر ہونا شروع ہو جائے گا۔ یہ ہسپتال سو بستروں پر مشتمل ہے۔ جونہی مرکزی حکومت کی طرف سے اس کے لئے رسمی طور پر رقم منظور ہو گی۔ اسی وقت اس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے لئے جگہ کنٹری کلب روڈ پر مخصوص کر لی گئی ہے۔ یہ ہسپتال کراچی میں اپنی قسم کا پہلا اور مغربی پاکستان میں دوسرا ہو گا۔

موتمر عالم اسلامی کا شکریہ

کراچی ۲۲ نومبر۔ شاہ سعود نے موتمر عالم اسلامی کی پاکستانی شاخ اور کراچی کے ماڈرن عربی کالج کا شکریہ ادا کیا ہے۔ موتمر کے حکام اور کالج کے افسروں نے مل کر عربی زبان کی ایک لغت تیار کی ہے جسے شاہ سعود کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔

مشرقی بنگال میں چاول اور دھان کی قیمتیں گر گئیں

منشی گنج ۲۲ نومبر۔ چاول اور دھان کی قیمتوں میں پچھلے دو روز کے دوران بہت زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ اب چاول بیل گنج وغیرہ میں سترہ روپے فی من بک رہا ہے۔ جبکہ دو روز پہلے یہی چاول پچیس روپے فی من فروخت ہو رہا تھا۔ دھان کی قیمتوں میں بھی کمی واقع ہو رہی ہے اب دھان دس اور بارہ روپے فی من فروخت ہو رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بعض ذخیرہ اندوزوں پر چھاپے مار کر ڈیڑھ ہزار من چاول فروخت کے لئے بھیج دیا ہے۔

مارشل ٹیٹو کا دورہ مصر

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ یوگو سلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اگلے مہینے کرنل ناصر کی دعوت پر قاہرہ آ رہے ہیں۔

مصر کو پولینڈ کی پیش کش

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ پولینڈ نے مصری کپاس کے عوض مصر کو بھاری مشینیں دینے کی پیشکش کی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے قاہرہ میں پولینڈ کے ناظم الامور نے کرنل ناصر سے کہا ہے کہ پولینڈ مصر کو کارخانے قائم کرنے کے لئے مشینیں کاریگر اور دوسرا سامان مہیا کرنے کو تیار ہے۔

حکام سیاسیات میں دخل نہ دیں

پشاور ۲۲ نومبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کوہاٹ سرکٹ ہاؤس میں قبائلیوں کے ایک جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت سارے قبائلی علاقے میں مدرسوں کا جال بچھانا چاہتی ہے آپ نے کہا کہ قبائلیوں کو تعلیمی سہولتیں دینے کے سلسلے میں مجوزہ پروگرام کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔ آپ نے کوہاٹ میں اعلیٰ سرکاری حکام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سیاسیات میں دخل نہ دیں اور نہ ہی سیاسی شخصیتوں کا آلۂ کار بنیں۔ انہوں نے افسروں سے اپیل کی کہ وہ عوام سے رابطہ پیدا کر کے ان کی تکالیف معلوم کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع ۔ دوسرے روز کی مفصل کارگذاری

ورزشی تقریری مقابلے مجلس شوریٰ کا اجلاس تلقین عمل کے تحت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی ایمان افروز تقریر

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس

سالانہ اجتماع کے دوسرے روز ۱۹ نومبر ۵۵ء

ورزشی مقابلوں کے بعد صبح ساڑھے ۹ بجے مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا جو بارہ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ آغاز کار مکرم شبیر احمد صاحب مہتمم نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ سب کمیٹی تعلیم و تربیت کے سیکرٹری مکرم غلام باری صاحب سیف مہتمم تعلیم نے تعلیم و تربیت کی تجاویز سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ یہ تجاویز تربیتی نصاب مقرر کرنے مرکزی انتظام کے تحت کتب سلسلہ کا امتحان لینے۔ تربیتی کلاس جاری کرنے اور آئندہ سال کو تربیتی سال قرار دینے سے متعلق تھیں۔ ایک تجویز ایسے خدام کو اجتماع میں شمولیت کی اجازت دینے سے تعلق رکھتی تھی جو مجلس مقامی کی معیت میں اجتماع میں شامل نہ ہو سکے ہوں اور بعد میں انفرادی طور پر آئے ہوں۔ اس بارے میں سب کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق یہ طے پایا کہ "اگر کوئی خادم مجلس مقامی کی معیت میں شامل نہ ہو سکا ہو تو ایسے خادم کے پاس اجتماع کے پروگرام میں حصہ لینے کیلئے اپنی مجلس کے قائد یا قائد کے نمائندے کا تعارفی کارڈ ہونا ضروری ہوگا"

تربیتی کلاس جاری کرنے کے متعلق محترم نائب صدر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ تربیتی کلاس اسی صورت میں جاری کی جاسکتی ہے کہ مجلسیں اپنے نمائندے بھجوائیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجالس تربیتی کلاس جاری کرنے پر تو زور دیتی ہیں لیکن اس کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے نمائندے نہیں بھجواتیں۔ اگر تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے خدام نہ آئیں تو پھر کلاس منعقد ہی کیسے ہو سکتی ہے۔ محترم نائب صدر صاحب کی اس وضاحت پر مختلف مجالس کے نمائندوں نے یہ وعدہ کیا کہ وہ تربیتی کلاس کے اجراء کے لئے اپنی اپنی مجالس کے نمائندے بھجوائیں گے۔ آئندہ سال کو تربیتی سال قرار دینے کے متعلق محترم نائب صدر صاحب نے فرمایا۔ آئندہ سال ان معنوں میں تربیتی سال ہوگا کہ اس میں ذکر الٰہی اور دعاؤں پر خاص زور دیا جائے۔ آپ نے کہا اس بارے میں زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر خدام ذکر الٰہی اور دعاؤں کے ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں تو یہ امر تربیت کے لحاظ سے بہت کافی ہو سکتا ہے کیونکہ تعلق باللہ کے ضمن میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ نے اس امر سے پورا پورا اتفاق کیا کہ آئندہ سال اس لحاظ سے تربیتی سال ہوگا کہ اس میں جملہ مجالس اپنے اپنے خدام کو ذکر الٰہی اور دعاؤں کی زیادہ سے زیادہ تلقین کریں گی اور اس بات کی نگرانی کریں گی کہ خدام کس حد تک اس پر عمل پیرا ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے قریب شوریٰ کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ساڑھے بارہ بجے سے تین بجے تک خدام نے کھانا کھایا اور ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں اس کے بعد مغرب تک پرچہ ذہانت کے علاوہ والی بال اور کبڈی کے میچ ہوئے۔ والی بال کا میچ گکھڑیاں اور ربوہ کے درمیان ہوا۔ ان میں سے گکھڑیاں کی ٹیم کامیاب رہی۔ کبڈی کا میچ جڑانوالہ لائلپور اور ربوہ کے درمیان کھیلا گیا۔ لائلپور کی ٹیم نے جیتا۔

تقریری مقابلے

مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد پونے سات بجے سے سوا نو بجے تک تقریری مقابلے ہوئے جن میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خدام نے مختلف علمی موضوعات پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ مجموعی لحاظ سے تقریروں کا معیار خاصا بلند تھا۔ فی البدیہہ تقاریر بھی نمایاں شان کی حامل تھیں۔ اکثر خدام اپنا مافی الضمیر ادا کرنے میں بہت حد تک کامیاب رہے۔ تقریری مقابلوں کے لئے تین معیار مقرر تھے۔ ان میں جو خدام اوّل اور دوم قرار پائے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:-

معیار اوّل { اوّل - راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کراچی - دوم - عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی -

معیار دوم { اوّل - منیر الدین احمد صاحب (حافظ آبادی ضلع) راولپنڈی - دوم - چوہدری علی محمد صاحب ربوہ -

معیار سوم { اوّل - منور احمد صاحب - دوم - عبدالجبار صاحب -

فی البدیہہ تقاریر میں عبدالشکور صاحب نے اوّل اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی -

نوعمر مقررین

تقریری مقابلوں کا سب سے زیادہ دلچسپ اور خوشکن پہلو یہ تھا کہ اس موقع پر بعض نوعمر اطفال نے بھی تقاریر کیں۔ ان کی تقاریر دلائل، حسن بیان اور طرز ادا کے لحاظ سے ہر تعریف کی مستحق تھیں۔ اور اس بات کا پتہ دے رہی تھیں کہ انشاء اللہ العزیز یہ بچے بڑے ہو کر نہایت کامیاب مقرر بنیں گے۔ اور اگر خدا کا فضل شامل حال رہا تو اس فن کی بدولت اپنے مذہب اور قوم و ملک کی بہترین خدمات انجام دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے اور انہیں اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان صلاحیتوں کو اس طور پر بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ سلسلہ احمدیہ اور قوم و ملک کے بہترین خادم ثابت ہو سکیں۔ انہوں نے جس اعتماد کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا اس سے سامعین بہت متاثر ہوئے اور تحسین و آفرین کے طور پر مجمع میں الحمد للہ اور سبحان اللہ کی آوازیں بار بار بلند ہوتی رہیں۔ بعض احباب نے ان کی حوصلہ افزائی کے طور پر ان کے لئے نقدی اور کتابوں اور انگوٹھیوں وغیرہ کی شکل میں انعامات بھی پیش کئے ان نوعمر ہونہار مقررین کے نام یہ ہیں:-

۱۔ عطاء المجیب صاحب ابن مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

۲۔ محمد اکرم صاحب ابن مکرم چوہدری فیض عالم خاں صاحب چنگوی۔ کراچی

۳۔ محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی لائلپور

۴۔ تنویر عمر صاحب ابن مکرم صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر۔ ربوہ

تلقین عمل

سوا نو بجے سے ساڑھے دس بجے شب تک کا وقت "تلقین عمل" کے لئے مقرر تھا۔ یہ پروگرام مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو شامی نوجوان السید سلیم الجابی نے کی۔ تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ بعدہ محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

نہایت خوش اسلوبی سے پڑھ کر سنائی

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی ایمان افروز تقریر

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن)، نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "موجودہ حالات میں خدام الاحمدیہ کو کس طرح کام کرنا چاہیئے" آپ نے فرمایا مذہبی نقطہ نگاہ سے دنیا کے حالات وہی ہیں جو پہلے تھے۔ موجودہ حالات گزشتہ حالات سے چنداں مختلف نہیں ہیں۔ دنیا میں نفس اور روح کی کشمکش بدستور جاری ہے۔ نفس آج بھی انسان کو بھٹکا کر اسے مادی زندگی اور اس کی دلفریبیوں میں الجھانے کی کوشش کر رہا ہے ان حالات میں خدام الاحمدیہ کا فرض یہی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے نفس کو مار کر صفائی قلب کی راہ پر گامزن ہوں تا خدائی انوار کو جذب کر کے دنیا میں اسلام کے نور کو پھیلا سکیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آپ میں سے بعض کہہ سکتے ہیں کہ عمر کے لحاظ سے ابھی ہم میں اتنی پختہ کاری نہیں ہے کہ ہم نفس کو مارنے میں کامیاب ہو سکیں۔ لیکن یہ محض ایک واہمہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ سے بھی چھوٹی عمر کے تھے کہ جب انہوں نے نفس پر غلبہ حاصل کر کے اپنے دل کو انوار الٰہی کی تجلی گاہ بنایا۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا۔ تو ان کی عمر ۱۲ سال تھی۔ سو نفس کو بارہ سال کی عمر میں بھی مارا جا سکتا ہے آج خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر نفس پر غلبہ پانے کی راہیں آپ کے لئے آسان کر دی ہیں۔ پہلے لوگ چالیس چالیس پچاس پچاس سال تک مجاہدہ کرتے تھے تو انہیں خدائی انوار کی کچھ جھلک نظر آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے ایک مامور کو مبعوث کرنے کے بعد مجاہدات کے اس عرصہ کو کم کر دیا ہے وہ آپ کی تھوڑی سی کوشش کو بھی قبولیت کے شرف سے نوازنے کے لئے تیار ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتا ہے۔ جب وہ آپ کی تھوڑی سی قربانی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے تو سوال یہ ہے کہ آپ بھی وہ تھوڑی سی قربانی کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔ اس کا سلوک آپ سب پر عیاں ہے قدم قدم پر اس کی تائید و نصرت کے ایمان افروز نشان آپ برابر دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ پس خدا کا جلوہ دیکھنے کا دروازہ کھلا ہے یہ اب آپ کی ہمت اور ارادے پر منحصر ہے کہ آپ یہ جلوہ دیکھتے ہیں یا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اس دروازے تک پہنچنا آپ کے لئے آسان کر دیا گیا ہے خدام الاحمدیہ کی غرض یہی ہے کہ نوجوانوں کو نفس کی قربانی کے لئے تیار کیا جائے تا دنیا میں اسلام دوبارہ زندہ ہو یہ مقصد اس پروگرام پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جو آپ کے لئے پہلے ہی مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں مشعل کا کام دینے والی وہ ہدایات ہیں جو آپ نے مختلف اوقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے حاصل کی ہیں اور جو "مشعل راہ" کے نام سے ایک کتابچہ کی صورت میں پہلے سے طبع شدہ موجود ہیں۔ "مشعل راہ" کو بار بار پڑھیں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اگر آپ ان میں سے ایک ہدایت کو بھی ترک کرتے ہیں تو آپ خدام الاحمدیہ کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے

محترم صاحبزادہ صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح دوسرے روز کی کارروائی ساڑھے دس بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔